زندگی گزارنے کے آداب
ائمہ علیہم السلام کے ارشادات کی روشنی میں

We Provide The Standard
5

خصال

شیخ الصدوقؒ

AL-KISA®
PUBLISHERS
R-159 Sector 5-B/2 North Karachi, Uc-12, 75850

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	خصال
مؤلف	شیخ الصدوق علیہ الرحمہ
تحقیق وتشریح	محمد باقر کمرہ ای
مترجم	عمران رجانی
مترجم تشریحات	ملیکہ خاتون کاظمی
تزئین وتصحیح	سید فیضیاب علی رضوی
کمپوزنگ	الکساء پبلیشرز (آرٹ ڈیپارٹمنٹ)
اشاعت اول	اکتوبر ۲۰۰۳، رمضان ۱۴۲۳
اشاعت دوئم	جولائی ۲۰۰۸، رجب ۱۴۲۹

We Provide The Standard

AL-KISA®
PUBLISHERS

R-159 Sector 5-B/2 North Karachi, Uc-12, 75850
Ph# 021-8205932 E-mail# Alkisapublishers@hotmail.com

میرے والدؒ نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: محمد ابن یحیٰی عطار نے ابن احمد ابن یحیٰی کے ذریعہ ہم سے روایت بیان کی، اس نے ابراہیم ابن اسحٰق سے، اس نے محمد ابن عیسیٰ سے، اس نے عبید اللہ ابن دہقان سے، اس نے درست سے، اس نے عبداللہ ابن سنان سے نقل کیا کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: مسواک میں بارہ خوبیاں پائی جاتی ہیں: یہ سنت رسولؐ ہے، منہ کو پاک وصاف کرتی ہے، بصارت کو جلاء بخشتی ہے، خدائے رحمٰن کو راضی کرتی ہے، دانتوں کو سفید کرتی ہے، دانتوں کی پیلاہٹ کو دور کرتی ہے، مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے، بھوک بڑھاتی ہے، بلغم دور کرتی ہے، حافظہ کو بڑھاتی ہے، اس سے نیکیاں دگنی ہوجاتی ہیں اور فرشتے خوش ہوتے ہیں۔

ابوالحسن محمد ابن علی ابن شاہ نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: ابوحامد احمد ابن محمد ابن حسین نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: ابو یزید احمد ابن خالد خالدی نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: محمد ابن احمد ابن احمد ابن صالح تمیمی نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: میرے والد نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: انس ابن محمد ابن ابو مالک نے ہم سے روایت بیان کی، اس نے اپنے والد سے، اس نے امام جعفر صادقؑ سے، انہوں نے اپنے والد بزرگوار امام محمد باقرؑ سے، انہوں نے اپنے جدؑ سے، انہوں نے حضرت علی ابن ابی طالبؑ سے نقل کیا کہ رسول خداؐ نے حضرت علیؑ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے علیؑ، مسواک کرنا سنت رسولؐ ہے کہ مسواک منہ کو پاک کرتی ہے، بصارت کو جلاء بخشتی ہے، خدائے رحمٰن کو راضی وخوشنود کرتی ہے، دانتوں کو سفید کرتی ہے، دانتوں کی پیلاہٹ کو دور کرتی ہے، مسوڑھے کو مضبوط کرتی ہے، بھوک بڑھاتی ہے، بلغم دور کرتی ہے، حافظہ میں اضافہ کرتی ہے، نیکیوں کو دگنا کرتی ہے اور فرشتوں کو خوش کرتی ہے۔

﴿۸﴾ **بارہ حجابوں کی حدیث:** احمد ابن محمد ابن عبدالرحمٰن ابن عبداللہ ابن حسین ابن ابراہیم ابن یحیٰی ابن عجلان مروزی مقری نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: ابوبکر محمد ابن ابراہیم جرجانی نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: ابوبکر عبدالصمد ابن یحیٰی واسطی نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: حسن ابن علی مدنی (ایک نسخہ میں مروزی ہے) نے عبداللہ ابن مبارک کے ذریعہ ہم سے روایت بیان کی، اس نے سفیان ثوری سے، اس نے امام جعفر صادقؑ سے، انہوں نے اپنے والد بزرگوار امام محمد باقرؑ سے، انہوں نے اپنے جدؑ سے نقل کیا کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے آسمانوں، زمین، عرش، کرسی، لوح، قلم، جنت، جہنم کو خلق کرنے سے پہلے نیز حضرات آدمؑ، نوحؑ، ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحٰقؑ، یعقوبؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ، داؤدؑ، سلیمانؑ اور ہراس چیز کو خلق کرنے سے پہلے کہ جس کے بارے میں اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے: ووهبنا لهٗ اسحق و يعقوب سے لے کر وهديناهم إلى صراطٍ مستقيم تک (جیسا کہ سورۂ انعام-آیت ۸۲ تا ۸۸ میں تذکرہ کیا گیا ہے) اور تمام انبیاءؑ کو خلق کرنے سے بھی چار لاکھ چوبیس ہزار سال قبل نور محمدؐ کو خلق کیا تھا اور اس نور کے ہمراہ بارہ حجاب خلق کیے: حجاب قدرت، حجاب عظمت، حجاب منت، حجاب رحمت، حجاب سعادت، حجاب کرامت، حجاب منزلت، حجاب ہدایت، حجاب نبوت، حجاب رفعت، حجاب ہیبت اور حجاب شفاعت۔

اس کے بعد نور محمدؐ کو قدرت کے حجاب میں بارہ ہزار سال مقید رکھا درحالیکہ وہ نور کہتا تھا: سبحان ربی الأعلی (پاک ہے میرا بزرگ و برتر پروردگار)، حجاب عظمت میں گیارہ ہزار سال رکھا درحالیکہ وہ نور کہتا تھا: سبحان عالم السرّ (پاک ہے اسرار سے واقف)، حجاب منت میں دس ہزار سال مقید کیا درحالیکہ وہ نور کہتا تھا: سبحان من هو قائم لا یلهو (پاک ہے وہ قائم جس سے کوئی فعل عبث سرزد نہیں ہوتا)، حجاب رحمت میں نو ہزار سال رکھا درحالیکہ وہ نور کہتا تھا: سبحان الرفيع الأعلى (پاک ہے خدائے بزرگ وبرتر)، حجاب سعادت میں آٹھ ہزار سال رکھا درحالیکہ وہ نور کہتا تھا: سبحان من هو قائم (ایک نسخہ میں دائم ہے) لا یسهو (پاک ہے وہ قائم / دائم جو غلطی نہیں کرتا)، حجاب کرامت میں

سات ہزار سال رکھا درحالیکہ وہ نور کہتا تھا: سبحان من هو غني لا يفتقر ،(پاک ہے وہ جو بے نیاز ہے اور کسی کا نیاز مند نہیں) حجابِ منزلت میں چھ ہزار سال رکھا درحالیکہ وہ نور کہتا تھا: سبحان ربي العلي الكريم (پاک ہے میرا بلند اور صاحبِ کرامت پروردگار)، حجابِ ہدایت میں پانچ ہزار سال رکھا درحالیکہ وہ نور کہتا تھا: سبحان رب العرش العظيم (پاک ہے عرش عظیم کا پروردگار)، حجابِ نبوت میں چار ہزار سال رکھا درحالیکہ وہ نور کہتا تھا: سبحان رب العزة عمايصفون (پاک ہے صاحبِ عزت وغلبہ اُن باتوں سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں)، حجابِ رفعت میں تین ہزار سال رکھا درحالیکہ وہ نور کہتا تھا: سبحان ذي الملک و الملكوت (پاک ہے صاحبِ مُلک وملکوت)، حجابِ ہیبت میں دو ہزار سال رکھا درحالیکہ وہ نور کہتا تھا: سبحان الله وبحمده اور حجابِ شفاعت میں ایک ہزار سال رکھا درحالیکہ وہ نور کہتا تھا: سبحان ربي العظيم و بحمده.

اس کے بعد اللہ عزوجل نے اس نور کا نام لوح پر ظاہر کیا تو لوح پر چار ہزار سال تک یہ نور منور رہا، اس کے بعد عرش پر ظاہر کیا تو ساق عرش پر سات ہزار سال تک ثبت رہا یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے اسے صلب آدمؑ میں رکھا اور پھر صلب نوحؑ میں اور بعد ازیں ایک صلب سے دوسرے صلب میں منتقل کیا اور اس طرح بالآخر صلب حضرت عبداللہ ابن عبدالمطلبؑ میں منتقل کیا اور اسے چھ کرامتوں سے مکرم کیا: اُسے رضا کی قمیض، ہیبت کی ردا، تاج ہدایت اور معرفت کے زیر جامے پہنائے اور اس کو محبت کے ازار بند سے باندھ دیا، اس کی نعل خوف کو قرار دیا، اسے منزلت کی عصا دے دی اور پھر اللہ عزوجل نے فرمایا: اے محمدؐ لوگوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو: کہہ دو کہ نہیں ہے کوئی معبود بجز اللہ کے اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔

مزید برآں اس قمیض کی حقیقت چھ چیزوں پر مشتمل تھی: اس کی لمبائی یاقوت کی تھی، اس کی آستینیں لولو کی تھیں، اس کا دامن زرد بلور کا تھا، اس کی بغلیں زبرجد کی تھیں اس کا گریبان سرخ مرجان کا تھا اور اس کا سینہ رب جلّ جلالہ کے نور کا تھا۔ پس اس قمیض کے ذریعہ اللہ نے حضرت آدمؑ کی توبہ کو قبول کیا، حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی واپس کی، حضرت یعقوبؑ کو اُن کا یوسفؑ لوٹا دیا، حضرت یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ سے نجات بخشی اور اسی طرح دیگر تمام انبیاء علیہم السلام کو بھی اسی قمیض کی بدولت آزمائشوں سے نکالا اور یہ قمیض سوائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی کی نہ تھی۔

مؤلفؒ کتاب فرماتے ہیں: تمام ائمہ علیہم السلام اور مومنین کی ارواح کو بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح کے ساتھ خلق کیا گیا۔

﴿۹﴾ صاحبانِ تقویٰ کی بارہ علامتیں ھیں: ابوطالب مظفر ابن جعفر ابن مظفر علوی بصری سمرقندی رضی اللہ عنہ نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: جعفر ابن محمد ابن مسعود عیاشی نے اپنے والد ابونضر کے ذریعہ ہم سے روایت بیان کی، کہا: ابراہیم ابن علی نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: ابن اسحٰق نے یونس ابن عبدالرحمٰن کے ذریعہ مجھ سے روایت بیان کی، (اس نے ابن سنان سے)، اس نے عبداللہ ابن مسکان سے، اس نے ابوبصیرؒ سے انہوں نے امام محمد باقرؑ سے نقل کیا کہ امیر المومنینؑ فرماتے تھے: بلاشبہ صاحبانِ تقویٰ کی کچھ علامتیں ہیں کہ جن کے ذریعہ انہیں پہچانا جاتا ہے: راست گوئی، ادائے امانت، ایفائے عہد، فخر اور بخل کم کرتے ہیں (ایک نسخہ میں تحمّل کرتے ہیں)، صلۂ رحمی، کمزوروں پر رحم، عورتوں سے ہم بستری کم کرتے ہیں، حسن سلوک، حسن خلق، انتہائی بردباری اور علم کی پیروی کہ جو اللہ عزوجل کے قریب لے جائے۔

ان کے لئے طوبیٰ ہے اور ان کا انجام بخیر ہوگا۔ طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے کہ جس کی جڑ رسول خداؐ کے گھر میں ہے، اور کوئی مومن ایسا نہیں کہ اس درخت کی کوئی شاخ اس کے گھر میں نہ ہو اور وہ اپنے دل میں جس چیز کا ارادہ کرے گا وہ شاخ اسے عطا کرے گی۔ نیز اگر ایک تیز رفتار سوار اس کے سایہ میں سو سال تک سیر کرے گا تب بھی اس سے باہر نہ نکلے گا اور اگر کوئی کوا اس کی جڑ سے پرواز کرے گا تو اس کی اونچائی تک نہ پہنچ